رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸؍
سہ ماہی ۱۲؍

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ رمئی ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق آج مقامی جماعت کی طرف سے جو جلسہ کیا گیا اس کے دوسرے اجلاس میں جو بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں منعقد ہونا قرار پایا تھا ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ نوازش لیکچر دینا منظور فرما لیا تھا ۔ کہ چھ بجے کے بعد اچانک حضور کی طبیعت پیٹ درد کی وجہ سے سخت خراب ہو گئی ۔ اور حضور تقریر کے لئے تشریف نہ لا سکے ۔ اس کے بعد حضور کی طبیعت اور زیادہ ناساز ہو گئی ۔ چنانچہ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو اسوقت تک کہ رات کے دس بجے ہیں ۔ پندرہ سولہ اسہال ہو چکے ہیں اور طبیعت کمزور ہو گئی ہے ۔ گو کار اکی کوئی علامت نہیں ۔ اور اب حضور کو قدرے سکون بھی ہے ۔ تاہم احباب سے درخواست کی جاتی ہے ۔ کہ حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے ؛

مطالبات تحریک جدید کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۳۰ رمئی ۔ آج ساڑھے سات بجے صبح مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ تحریک جدید کا جلسہ منعقد ہوا جس کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے :۔

تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے امانت فنڈ ۔ اور دشمن کے پروپیگنڈا کا جواب کے مطالبات پر موثر تقریر کی ۔ پھر جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے (۱) تبلیغ بیرون ہند (۲) سکیم خاص تبلیغ (۳) تبلیغی سروے کے مطالبات پر دلچسپ تقریر فرمائی ۔ اور ان کی اہمیت ظاہر کی ؛

پھر مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری نے خدمت دین کے لئے تین سال زندگی وقف کرنے اور اہل ثروت اصحاب کے تبلیغ کرنے کے مطالبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا ۔ خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کے مقابلہ میں تین سال کے لئے زندگی وقف کرنا کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا ۔ تاہم احباب کا فرض ہے ۔ کہ کم از کم اپنی زندگی کے اس قلیل ترین عرصہ کو خالصتہً خدمت دین کے لئے وقف کریں ۔ کیونکہ یہ مطالبہ نہ صرف جماعت کی تقویت کے لئے ضروری ہے ۔ بلکہ ہر احمدی کی روحانیت کی تقویت کے لئے بھی ضروری ہے ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا ۔ ایسے اصحاب کو جنہیں خدا تعالےٰ نے اعلےٰ حیثیت دی ہے چاہیئے ۔ کہ اللہ تعالےٰ کے احسان کا شکر ادا کریں ۔ اور اپنی پوزیشن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے خدمت دین کے لئے کارآمد بنائیں ؛

ان کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے تقریر کی جس میں مطالبہ وقف رخصت کی طرف توجہ دلائی ؛

ان کے بعد خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے پنشن یافتہ احمدیوں کو مرکز میں آکر سلسلہ کی خدمت کرنے کے

مطالبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ وہ اپنی زندگی کا آخری حصہ خصوصیت سے خدمت دین میں صرف کریں۔ اور ان برکات سے سعادت اندوز ہوں۔ جو مرکز کے ساتھ وابستہ ہیں۔ دوسرا مطالبہ جس کی طرف آپ نے توجہ مبذول کرائی۔ بچوں کو قادیان بھیجنے کا ہے۔

ان کے بعد خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے تقریر کی۔ اور ریزرو فنڈ ۲۵ لاکھ جمع کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا یہ تحریک لمبے عرصہ سے چلی آرہی ہے مگر افسوس کہ ابھی تک جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور صرف ایک لاکھ روپیہ اس مد میں جمع ہوا ہے۔ ریزرو فنڈ کے لئے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں سے بھی روپیہ لیا جائے۔

دوسرا مطالبہ جو آپ نے پیش کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو اصحاب اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا چاہیں۔ وہ مقررہ کمیٹی کے مشورہ سے دلائیں۔

اس کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ میرے ذمہ جن مطالبات کی یاد دہانی ہے۔ وہ سادہ زندگی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے مطالبات ہیں۔ جماعت کی موجودہ اقتصادی حالت اس بات کی متقاضی ہے۔ کہ نہایت سادہ زندگی بسر کی جائے۔ ایک کھانا کھایا جائے اور لباس میں بھی جہاں تک ممکن ہو سادگی اختیار کی جائے۔

ان کے بعد حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں قادیان میں مکان بنانے کے مطالبہ کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ جلسہ ایک بجے دوپہر بعد دعا برخاست ہوا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۳۰ مئی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۳۴۳	محمد بخش صاحب	ضلع شاہ پور	۳۵۳	جمال بخش صاحب	ریاست پٹیالہ
۳۴۴	زر بیگم صاحبہ	برما	۳۵۴	محمد اکبر خانصاحب	ضلع رہتک
۳۴۵	چھوٹی صاحبہ	پٹیالہ اسٹیٹ	۳۵۵	عبدالحفیظ خانصاحب	"
۳۴۶	سید وجاہت حسین صاحب	سکھر	۳۵۶	حسن علی خان صاحب	"
۳۴۷	محمد نواز صاحب	ضلع فیروزپور	۳۵۷	یعقوب خانصاحب	ضلع گورداسپور
۳۴۸	سید حبیب الرحمٰن صاحب مستری	ضلع فیروزپور	۳۵۸	جھنڈا صاحب	"
			۳۵۹	محمد حسین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۴۹	ہمزا صاحب	لاڑکانہ	۳۶۰	رحمت علی صاحب	" امرتسر
۳۵۰	لطیفہ بی بی صاحبہ	"	۳۶۱	جمال صاحب	آگرہ
۳۵۱	عائشہ خاتون صاحبہ	"	۳۶۲	فاطمہ بی بی صاحبہ	ضلع لاہور
۳۵۲	سلیمان صاحب	ملایا	۳۶۳	فہمیدہ خانم صاحبہ	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی لڑکی کے نکاح کا اعلان

قادیان ۳۰ مئی۔ آج بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی لڑکی امۃ الحمید صاحبہ کا نکاح خواجہ مسعود احمد صاحب بی۔ اے کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اور حسب ذیل مختصر خطبہ ارشاد فرمایا:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ ناکحین میں سے ایک نے ابھی گاڑی پر جانا ہے۔ اس لئے میں کوئی لمبا خطبہ بیان نہیں کروں گا۔ اور ان ہی مضامین کو جو کئی بار کئی رنگوں میں اور کئی طرز سے بیان کئے جا چکے ہیں۔ یاد رکھنے کی تاکید کرتا ہوں۔ نکاح ایک پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس میں ایسی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو انسان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتیں۔ یہ مشکلات الٰہی ہدایت کے ماتحت ہی دور کی جاسکتی ہیں۔ اور الٰہی ہدایت ہی اس ذمہ واری کو پوری طرح ادا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ جو نکاح کی وجہ سے عائد ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرو۔ کیونکہ خدا اور اس کے رسول کی طرح صحیح اور سچی رہنمائی اور کوئی نہیں کرسکتا

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ۱)

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تحریک جدید

قادیان ۳۰ مئی۔ آج زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مستورات کا جلسہ تحریک جدید زیر صدارت حضرت ام ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں عورتوں سے تعلق رکھنے والے مطالبات تحریک جدید مختلف خواتین نے مؤثر انداز میں پیش کئے اور ان پر عمل کرنے کی تاکید کی۔ چھ سو کے قریب حاضری تھی۔ جلسہ نہایت عمدگی کے ساتھ ہوا۔

سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پوتے کی ولادت

قادیان ۳۰ مئی۔ یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر کے ہاں بفضل خدا اہلیہ اول بنت حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے لڑکا پیدا ہوا۔ جس پر ہم مبارکباد پیش کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود کو مسعود بنائے۔

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) خاکسار آجکل بعض تشویشناک مشکلات میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھے۔ خاکسار محمد یار عارف مبلغ سلسلہ احمدیہ (۲) عبدالرحمان صاحب راجپوری ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد اسمٰعیل یادگیری (۳) میری اہلیہ کا لاہور میں پتہ کی پتھری کا اپریشن ہوا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

مسلمانوں کا کانگریس سے تعاون

حال میں آل انڈیا کانگریس نے عام مسلمانوں کو کانگریس میں شریک کرنے کے لئے جو جدوجہد شروع کی ہے۔ وہ روز بروز زیادہ مضبوط اور باقاعدہ ہوتی جا رہی ہے۔ بمبئی۔ مدراس۔ یوپی۔ اور بہار میں جہاں کانگریس کو کافی اثر اور رسوخ حاصل ہے۔ کانگریس کمیٹیاں اس مہم کے لئے ضروری مصارف منظور کر چکی ہیں۔ اور پنجاب کے متعلق بھی خاص انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ کانگریس کے مرکزی دفتر "سوراج بھون" میں "شعبہ اسلامیات" قائم کیا جا چکا ہے۔ جو نہایت سرگرمی سے مسلمانوں میں کانگریس کے حق میں پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ خود مسلمانوں میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو خاص اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے لئے صحیح اور درست پالیسی یہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ غیر مشروط طور پر کانگریس میں شامل ہو جائیں۔ اور اس طرح ملک کی جنگِ آزادی میں شریک ہوں۔

باوجود اس کے کہ ہمیں کانگریس کی خلاف قانون سرگرمیوں سے اختلاف رہا ہے اور ہم اس بارے میں وقتاً فوقتاً اپنی رائے کا اظہار پوری دیانت داری کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ کانگریس والوں کی قربانیوں کو بھی ہم نے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور ابھی چند ہی روز ہوئے۔ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے ایک خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ "ہم کانگریس میں کام کرنے والوں کے ایثار۔ اور ان کی قربانیوں کے بھی قائل ہیں" پھر ہماری یہ بھی خواہش ہے۔ کہ مسلمان کانگریس کے ساتھ مل کر ملک اور قوم کی خدمت کرنے میں حصہ لیں۔ مگر ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمان آپس میں متحد ہو کر کانگریس سے اہم اور ضروری معاملات طے کرنے کا انتظام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک جہاں ہم کانگریس سے یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ان لوگوں کو ذریعہ نہ بنائے۔ جن کے متعلق جمہور مسلمان سمجھتے ہیں۔ کہ وہ نہایت آسانی کے ساتھ خریدے جا سکتے ہیں۔ اور جن کا گزشتہ طریق عمل قابلِ اعتماد نہیں سمجھا جاتا۔ وہاں ہم مسلمانوں کو بھی توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ وہ اندرونی اختلافات کو کلیتہً نظر انداز کر کے اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے ایک ایسا محاذ قائم کریں۔ جو کانگریس کے پختہ کار رہنماؤں سے عہدہ برآ ہو سکے۔ اور ان پر اپنے حقوق کی معقولیت واضح کر کے منوا سکے۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور وہ حسب معمول خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس وقت درد مند اور مخلص مسلمان میدانِ عمل میں آئیں۔ اور کانگریس کے ساتھ تعاون پر غور کریں۔ ملکی اور سیاسی حالات ایسی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ کہ اب کانگریس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور خاص کر اس صورت میں جبکہ وہ عام مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کانگریس براہ راست عوام سے رابطہ نہ پیدا کرے بلکہ ذمہ دار اصحاب سے گفت و شنید کرے۔ اور پھر طے شدہ پالیسی کے ماتحت کانگریس کے ساتھ تعاون کیا جائے۔ کانگریس کے لئے بھی آسان اور سیدھی راہ یہی ہے۔

معاصر "سیاست" کا از سرِ نو اجرا

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ معاصر "سیاست" چھ ماہ کے التوا کے بعد از سرِ نو جاری ہو گیا ہے۔ اور "سیاست" کے مالک اور مدیر جناب سید حبیب صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ "آج سیاست پہلے سے زیادہ مضبوط اور زیادہ ہمت کے ساتھ پھر جاری ہو رہا ہے" اس موقعہ پر جہاں ہم سید صاحب موصوف کی اس ہمت اور سعی کی داد دیتے ہیں۔ جو بہت بڑی مشکلات پر غالب آ کر "سیاست" کے اجرا کا موجب بنی ہے۔ وہاں ہم یہ مخلصانہ مشورہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حزم و احتیاط کا پہلو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہ کریں۔ مصائب اور مشکلات برداشت کرنا بے شک جوانمردی۔ اور بہادری کا کام ہے۔ لیکن ایسے مصائب کو دعوت دینا جن کا نتیجہ قوم اور ملک کے لئے مفید ہونے کی بجائے نقصان رساں ہو۔ دور اندیشی اور معاملہ فہمی کے تقاضا کے خلاف ہے اس وقت مسلمان اخبارات بہت کم ہیں۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کے کسی مطالبہ کو بھی جو بالکل جائز اور قانون کے اندر ہو۔ وہ قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو ہونی چاہیئے۔ ایسی صورت میں ضروری ہے۔ کہ اپنی زندگی کو قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے قوم اور وطن کی خدمت کی جائے۔ امید ہے۔ کہ معاصر "سیاست" اس بات کا خاص طور پر خیال رکھے گا۔ اور مسلمان اس کی سابقہ قربانیوں اور خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی پوری پوری قدر دانی کریں گے۔

پیر صاحب گولڑہ کے متعلق "احسان" کی غلط بیانی

پیر مہر علی صاحب گولڑوی کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر انہیں "پیر فرتوت" قرار دیا تھا۔ آخر وہ اس وقت تک فوت نہ ہوئے۔ جب تک اس کے پورے پورے مصداق نہ بن گئے۔ اخبار "احسان" نے اپنی فطرتی نیش زنی سے کام لیتے ہوئے اسے "بعد از وصال بھونڈے انداز میں شادیانے بجانے" قرار دیا ہے اس کے متعلق اول تو یہ گزارش ہے۔ کہ "احسان" نے جو الزام لگایا ہے۔ چونکہ اس کے ثبوت میں ہماری تحریر سے وہ ایک لفظ بھی پیش نہیں کر سکا۔ اس لئے اس کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ دوسرے "فرتوت" کے معنی لغت میں "بہت بوڑھا" لکھے ہیں۔ اور پیر صاحب کے متعلق جب اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ نیز ان کے متعلق جو "داستان درد" اخبار منادی دہلی (۲۱ مئی) میں شائع کی گئی ہے۔ اس میں ان کی حالت یہ لکھی ہے۔ کہ "فطرتاً ضعف کا بڑھنا لازمی ہوا۔ عرصہ چار پانچ سال سے آں قبلہ اہل نظر صاحب فراش رہے۔ یہاں تک کہ بذاتِ خود اپنے آپ کروٹ بدلنے سے معذور رہے" "عرصہ دو اڑھائی سال استغراق و محویت کی حالت طاری رہی" تو پھر "الفضل" میں جو کچھ لکھا گیا۔ اس کے حقیقت پر مبنی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں وحی آسمانی کی تابناک تجلیات

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک سے زیادہ مرتبہ جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و مکاشفات کا ہمیشہ مطالعہ کیا کریں۔ تا ہر شخص کو نہ صرف یہ علم ہوتا رہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کن عظیم الشان ترقیات کا وعدہ دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے نفس کا بھی تزکیہ ہو۔ اور وُہ اپنے آپ کو ان لائنوں پر چلا سکے جنہیں اللہ تعالےٰ کے تازہ کلام نے موجودہ زمانہ میں ہمارے لئے تجویز فرمایا ہے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں گو جماعت کے مخلصین حتی المقدور التزام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا مطالعہ کرتے۔ اور ان پر غور و تدبر سے کام لیتے رہتے ہونگے لیکن اس لئے کہ وُہ دوست جنہوں نے ابھی تک اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ یہ معلوم کر سکیں۔ کہ الہاماتِ حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ کتنی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے بعض امور کے متعلق چند الہامات و مکاشفات اور اپنی سمجھ کے مطابق ان سے اخذ کردہ نتائج پیش کئے جاتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ انہیں اپنی حیات مستعار کے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کوئی پچیس چھبیس سال کا عرصہ گزرا ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے۔ اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔" صـ۳۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشف جماعت احمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ اس کے افراد دو زبانیں خصوصیت کے ساتھ سیکھیں۔ اول عربی جس میں اسلام کا تمام لٹریچر موجود ہے۔ دوسرے انگریزی جو موجودہ زمانہ میں دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کی زبان ہے۔ اور جسے حکومت کی سرپرستی بھی حاصل ہے۔ مگر چونکہ عربی انگریزی پر کئی لحاظ سے فضیلت رکھتی ہے۔ اس لئے اولاً عربی کی طرف اور پھر انگریزی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کا پہلا حصہ عربی میں لکھا گیا۔ اور دوسرا انگریزی میں۔

(۲)

فرمایا "میں دیکھتا ہوں۔ ایک بڑا ابجر ذخار کی طرح دریا ہے۔ جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے۔" صـ۴۲۴

یہ کشف اس حقیقت کا حامل ہے کہ مغربیت سے ہماری جماعت کو خائف نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ مغربیت کو غلام بنانا اور اسے اسلام کے ماتحت لانا ہمارا فرض ہے۔ آج وُہ زمانہ ہے۔ کہ دنیا مغرب کی اندھی تقلید میں گرفتار ہے۔ مغرب نے پردہ کو فضول سمجھا۔ تو بعض مشرقی نادان بھی اسے دقیانوسی زمانہ کی یادگار دینے لگ گئے۔ مغرب نے شراب نوشی میں قدم آگے بڑھایا۔ تو مشرق نے بھی دختِ رز کا جام اپنے ہونٹوں سے لگانا ضروری سمجھا۔ مغرب نے اپنے ملک کے تمدن کے مطابق ہیٹ پہنا تو مشرق کے بعض بدقسمت بھی اس میں اپنی بڑائی سمجھنے لگے۔ کہ ہیٹ پہنیں۔ اور اسلامی شعار کو ترک کر دیں۔ غرض ایک دریا ہے جو مغرب سے مشرق کو بہہ رہا ہے۔ لیکن مقدر یہ ہے کہ آئیندہ مشرق مغرب کا استاد ہوگا۔ اور اسے مشرقی معلمین کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ہوگا۔ اس نکتہ کو مدنظر رکھ کر ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وُہ مغربیت کی تابع نہ ہو۔ بلکہ مغربیت کو اسلام کے ماتحت لانے کی کوشش کرے۔

(۳)

استخارہ سے لوگ آج کل عموماً بے توجہی کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو استخارہ کی ایسی ہی تاکید فرمائی تھی۔ جیسے نماز کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی استخارہ پر زور دیا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا۔ کہ "بجز استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں"۔ اور یہ کہ "اگرچہ دس کوس کا سفر ہو تب بھی استخارہ کیا جائے۔"

(مکتوبات بنام سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی مکتوب ۱۰)

اور یہ صرف سفر کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر اہم کام میں استخارہ کرنا اور اللہ تعالےٰ کی مدد طلب کرنا مسنون ہے۔ لیکن چونکہ لوگ اس طرف سے بالعموم غافل رہتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام میں بھی استخارہ کی اہمیت بتائی گئی جو دراصل جماعت کو توجہ دلانے کے لئے ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ "خدا تیرا دوست ہے۔ اس کے صلاح و مشورہ پر چل"۔

(تذکرہ صـ۴۷۸)

اس الہام میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر اہم کام کرتے وقت انسان اپنے واقف کاروں اور گہرے دوستوں سے مشورہ لیتا اور ان کے مشورہ کے مطابق کام کرتا ہے۔ پھر کسقدر افسوسناک امر ہے کہ مومن اس خدا سے مشورہ نہ لے۔ جو سب دوستوں سے بڑا دوست ہے۔ اور جس کا مشورہ حقیقت اور انجام کے لحاظ سے درست ہو سکتا ہے۔ پس شادی بیاہ تجارت زراعت ملازمت سفر اور ایسے ہی دیگر اہم مواقع پر ضرور استخارہ کرنا چاہیئے۔ اور اپنی تدبیروں کو ہیچ سمجھتے ہوئے بارگاہ ربّ العزت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے۔ کہ اس سے بڑھکر اور کوئی سچی راہ نمائی نہیں کر سکتا۔

(۴)

آفات اور بلاؤں کے نزول کے وقت انسان بعض دفعہ ان کو دور کرنے کے لئے ایسی حرکات بھی کر بیٹھتا ہے جو ناجائز اور ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض لوگ گنڈوں اور تعویذوں کی تلاش کرنے لگتے ہیں۔ بعض کسی سے دم کرانے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ تو معمولی باتیں ہیں۔ مسلمانوں میں قبروں پر سجدہ کرنا۔ چڑھاوے چڑھانا اور اسی طرح کی دیگر بہت سی رسوم اسی وجہ سے ہیں کہ وُہ خیال کرتے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں ہمارا کام بن جائیگا یا جس مشکل میں ہم گرفتار ہیں وُہ دور ہو جائے گی۔ لیکن چونکہ اس قسم کے افعال اللہ تعالےٰ سے انسان کی توجہ پھیر دیتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً بتایا۔ کہ **اَلْفِتْنَۃُ وَالصَّدَقَات** (تذکرہ صـ۴۸۹) یعنے مصائب کو دُور کرنے کا بہترین ذریعہ صدقہ و خیرات ہے۔ اور واقعہ میں بکرے کا صدقہ دے دینا کئی آفات کو ٹال دیتا اور قضائے معلق کو بدل دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے شک روپے پیسے دینا - غرباء کو کپڑے دینا - اور کھانا کھلانا بھی ایک نیکی - اور صدقہ ہے - لیکن بکرا قربانی میں دینا تمام صدقات پر فضیلت رکھتا ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے بالتواتر اور بالتکرار ثابت ہے کہ آپ نے منذر خوابوں کے آنے پر کئی کئی بکرے ذبح کرائے :-

پس بیماریوں یا تکلیفوں یا کسی منذر خواب کے آنے پر بہترین طریق یہی ہے کہ انسان بیماری اور تکلیف کے مطابق ایک یا کئی بکرے ذبح کرا دے - اہل اللہ کا تجربہ ہے - کہ صدقہ وخیرات ننانوے فیصدی بلاؤں کو دُور کر دیتا ہے :-

(۵)

چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ ایک خاص نظام میں منسلک ہے اور اس کے چندے باقاعدگی کے ساتھ اشاعتِ اسلام میں خرچ ہوتے ہیں - اس لئے بعض لوگ خیال کر لیتے ہیں - کہ یہی فرضی چندے دینا اُن کے ذمہ ہے طوعی نیکیوں پر روپیہ خرچ کرنا ان کے لئے ضروری نہیں - حالانکہ تحریک جدید کے چندوں کو مستثنےٰ کرتے ہُوئے صدر انجمن احمدیہ کے باقی چندے فرضی ہیں اور انسان کے لئے صرف فرائض کی ادائیگی ضروری نہیں - بلکہ نوافل کی ادائیگی بھی ضروری ہوتی ہے :-

پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے - کہ تمام مالی نیکیوں کا حصر اسی چندہ پر ہے - بلکہ اس کے علاوہ بھی کئی کاموں پر روپیہ خرچ کرنا چاہیئے - مثلاً ایک وہ امر ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے - کہ

يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (صفحہ ۴۸)

یعنی مومن اپنے قلبی جوش اور دلی محبت سے مساکین کو کھانا کھلاتے ہیں - یتامیٰ کو کھانا کھلاتے ہیں - اور قیدیوں کو جن سے مراد اچھوت اور تمام بیچ اقوام بھی ہو سکتی ہیں - کھانا کھلاتے ہیں :-

اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے کہ جماعت کے احباب کو مساکین - یتامیٰ اور اسیروں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے - اور وقتاً فوقتاً انہیں کھانا کھلاتے رہنا چاہیئے - اس سے نہ صرف قومی کاموں میں حصہ لینے کی عادت پیدا ہوتی - غرباء و مساکین کی دعائیں حاصل ہوتیں - اور جماعت کے کمزور طبقہ کو مضبوط بنانے کا احساس پیدا ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اموال میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور روحانی لحاظ سے کئی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں - بھوکوں کو کھانا کھلانا اتنی اہم نیکی ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہُوا - يا ايها النبى اطعموا الجائع والمعتر - کہ اے نبی بھوکوں اور پیاسوں کو کھانا کھلا - پس جماعت کے نہ صرف ذی ثروت اصحاب کا یہ فرض ہے - کہ وہ یتامیٰ و مساکین کو کھانا کھلائیں - بلکہ متوسط الحال طبقہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکتا ہے - اور اب تو تحریکِ جدید کے ماتحت ایک کھانا کھانے کی ہدایت نے بہت سی مشکلات کو دُور کر دیا ہے :-

پس احباب کو چاہیئے - کہ وہ ہر نیکی کی راہ اختیار کریں - کیونکہ نہیں معلوم - وہ کس راہ سے اللہ تعالےٰ کے حضور قبول کئے جائیں

پیغامِ صلح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی ہتک

غیر مبایعین کا یہ شیوہ نہایت دل آزار ہے - کہ وہ مذہبی بحث کو بدتہذیبی کی جولانگاہ بنا دیتے ہیں - اور اپنے مخالف بزرگوں کی تضحیک پایا چاہتے ہیں - مزید ستم ظریفی یہ ہے - کہ انہیں اس راستہ میں خدا کے مقدسوں کی عزت کا ذرا بھی پاس نہیں اس سلسلہ میں ہم جو مثال اخبار "پیغام صلح" سے آج پیش کر رہے ہیں - وہ نہایت ہی تکلیف دہ اور انتہائی بے باکی کا مظاہرہ ہے - سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے -

"ہر ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے - اور روحانیت کو کھو چکے تھے - پس ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اظہارِ سچائی کے لئے ایک مجددِ اعظم تھے - جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دُنیا میں لائے - اس فخر میں ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں - کہ آپ نے تمام دُنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

ان پاکیزہ الفاظ میں کس قدر علوِ مرتبت نبوی کا اظہار ہے - اور کس طرح آپ کی شانِ بزرگ کا ذکر کیا گیا ہے گویا تمام وہ پاکباز انسان جو سچائی کے اظہار کے لئے مبعوث ہُوئے - وہ اپنے اپنے رنگ میں مجدد تھے - اور ان تمام انبیاء اور رسل کے سردار اور تمام مقدسوں کے سرتاج ہمارے سید ومولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں - اسی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو مجددِ اعظم قرار دیا ہے - اور بتلایا کہ اس شان میں کوئی نبی بھی آپ کا شریک وسہیم نہیں - چہ جائیکہ کوئی اور معمولی انسان آپ کی برابری کا دم مار سکے :-

ناظرین کرام! آپ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہُوئے "پیغام صلح" میں شائع شدہ ان الفاظ کو پڑھیں - لکھا ہے :-

"مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے بھی یہاں گفتگو کے ضمن میں مجھے کہا تھا - اور یہی محمد صادق صاحب مبلغ نے لکھا ہے - کہ حضرت مسیح موعود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مجدد قرار دیا ہے - مگر مسیح موعود نے یہ کہاں لکھا ہے - کہ قادیانی لوگ عقل کے پیچھے لٹھ لے کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مجدد کہنے پر مصر ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم فی الواقعہ مجدد تھے - لیکن جن معنوں میں آنحضرت صلعم مجدد تھے - ان معنوں میں لوتھر گورو گوبند سنگھ - جمال الدین افغانی سر سید احمد - مہاتما گاندھی - رام موہن رائے - ٹالسٹائی - جواہر لال نہرو سب اپنی اپنی قوم کے مجدد ٹھہرے" (پیغام صلح ۲۷ مئی ۱۹۳۷ء)

آہ! ان لوگوں کی ایمانی غیرت کہاں چلی گئی - کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہی معنوں میں مجدد مانتے ہیں - جن معنوں میں لوتھر اور ٹالسٹائی گورو گوبند سنگھ - گاندھی جی - رام موہن رائے اور جواہر لال نہرو ایسے منکرینِ اسلام کو مجدد مانتے ہیں؟ بے شک سر سید احمد خاں اور جمال الدین افغانی نے مسلمانوں کی بھلائی کے لئے کچھ کوششیں کیں - مگر کیا وہ انہی معنوں میں مجدد تھے - جن معنوں میں ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لیکچر سیالکوٹ کی شاندار عبارت میں مجددِ اعظم قرار دیا گیا ہے - ان لوگوں کو باوجود دعوئے اسلام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان سے کوئی نسبت نہیں چہ جائیکہ گاندھی جی اور جواہر لال نہرو کو انہی معنوں میں مجدد کہا جائے - جن معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجددِ اعظم تھے :-

آہ! وہ شخص جو الحاد و دہریت یا شرک کی تاریکیوں میں گم گشتہ رہا ہے اور اسے ابھی تک آفتابِ اسلام کی روشنی سے قلیل ترین حصہ بھی محروم نصیب نہیں ہُوا - وہ اہلِ پیغام کے نزدیک مجدد ہے - اور انہی معنوں میں مجدد ہے - جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجدد تھے - ع

تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو

کیا اہلِ پیغام میں کوئی غیور انسان ایسا نہیں جو انہیں بتلائے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اطہر کے بالمقابل ان لوگوں کو پیش کرنا حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بدترین ہتک ہے - ان سب کے کارنامے مل کر بھی رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کارناموں کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے - سچ تو یہ ہے - کہ جگنو کو بھی آفتاب سے کچھ نسبت ہو سکتی ہے مگر یہاں تو وہ بات بھی نہیں ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک غیر مبایعین مسلمان کہلا کر اس حقیقت سے ناآشنا ہیں - اور جرمنی کے مشہور عیسائی مستشرق نالڈکے "کھلے بندوں اس کا اعتراف کر رہا ہے جبکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھتا ہے :-

"Most Succesful of all the Prophet and religions Personailties".*

* کہ آپ تمام مذہبی شخصیتوں اور تمام نبیوں میں سے کامیاب ترین رسول تھے - اندریں حالات غیر مبایعین کا حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کو پیش کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین میں تبلیغ احمدیت

(۱) معززین کو تبلیغ احمدیت (۲) امام یافہ سے مذہبی گفتگو (۳) عیسائیوں سے کامیاب مناظرے (۴) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر

معذرت

کچھ عرصہ سے بوجہ بہت زیادہ مصروفیت رپورٹیں بروقت اور جلد جلد بھیجنے سے قاصر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو عنقریب کوئی مددگار میسر آسکے گا۔ بہر کیف ذیل میں مارچ و اپریل کی رپورٹ درج کرتا ہوں:۔

درس

اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے کہ عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن کریم کا درس اگرچہ مسلسل نہیں رہا۔ مگر ہر شب جستہ جستہ مقامات کی مفصل تشریح و تفسیر بیان کی جاتی رہی۔ سورۂ کہف سورہ ص اور سورہ بنی اسرائیل خصوصیت کے ساتھ زیر بحث رہیں۔ درس کا یہ سلسلہ کبابیر اور حیفہ ہر دو مرکزوں میں جاری رہا جس میں غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔ اور مقام مسرت ہے کہ ہر اجتماع کے بعد ایسے لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔ حدیث نسائی کی دوسری جلد ختم کی گئی۔ آجکل تجرید بخاری کا درس شروع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف میں سے استفتار عربی کا درس دیا گیا۔ احباب کرام بہ شوق درس میں شامل ہوتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تقریباً پانصد صفحہ کی ایک عربی کتاب جو سیرۃ النبی پر مشتمل ہے۔ جماعت کے احباب کو سنائی گئی۔

اسسٹنٹ چیف سکرٹری سے ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے انفرادی طور پر بعض ذی اثر اشخاص سے ملاقات کرنے اور انہیں پیغام احمدیت پہونچانے کا عمدہ موقعہ ملا۔ فلسطین گورنمنٹ کے اسسٹنٹ چیف سکرٹری جناب روحی عبدالہادی صاحب سے دائرۃ الحکومت میں ملاقات کی۔ آپ کو ہماری جماعت کے متعلق کافی واقفیت ہے۔ چنانچہ آپ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے۔ آپ احمدی مبلغ ہیں اور کبابیر سے تشریف لائے ہیں نا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مگر آپ کو یہ علم کیسے ہوا۔ کہنے لگے رسالہ البشریٰ جو ہر ماہ میرے دفتر میں آتا ہے۔ میں اس کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ اور علاوہ ازیں آپ کا دوسرا لٹریچر دیکھنے کا بھی موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اس تمہیدی گفتگو کے بعد تبلیغی گفتگو کی گئی۔ کہنے لگے کہ مانا آپ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور غیر مسلموں میں آپ کی تبلیغی مساعی قابل شکریہ ہیں۔ لیکن ہم تو مسلمان ہیں ہمیں کیوں تبلیغ کرتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ فی زمانہ مسلمان وہی مسلمان ہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا کرنا چاہتے تھے۔ کیا ان کے اقوال ان کے اعمال اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہیں۔ کیا مسلمانوں کی حالت ہر لحاظ سے قابل اصلاح نہیں۔ اس پر آپ نے صفائی سے اعتراف کیا۔ اور کہا مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت کا مداوا بجز اس کے ممکن نہیں۔ کہ کوئی مصلح ربانی مامور آئے۔ میں نے کہا مامور تو مبعوث ہو چکا۔ اب اسے قبول کرنا یا نہ کرنا آپ کا کام ہے۔ غرض خوب اچھی طرح تبلیغ کی گئی۔ جس سے بہت متاثر ہوئے:۔

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات

اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر حیفا اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس حیفا سے بھی ملاقات کی۔ اول الذکر فلسطینی مسلمان ہیں۔ اور ثانی الذکر عیسائی انگریز ہر دو کو پیغام احمدیت پہونچایا گیا۔ موخر الذکر کبابیر بھی تشریف لائے۔ جہاں تقریباً ایک گھنٹہ تک ان سے مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے کہا میں آپکو ایک خوشخبری دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ توجہ سے سننے کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا۔ میں ضرور سنوں گا۔ آپ بیان کریں۔ میں نے کہا فانی چیزیں بہر حال فنا ہو جاتی ہیں۔ البتہ ان کے کچھ اثرات بطور یادگار باقی رہ جاتے ہیں:۔

دنیا میں کتنے ہی صلحاء عالم وجود میں آئے۔ مگر آخرکار راہیٔ ملک بقا ہوئے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو در اصل انسان مگر اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ اپنے وقت پر ظاہر ہوئے۔ اور اپنی قوم کی اصلاح کرنے کے بعد وفات پا گئے۔ ہزاروں لوگ اپنی غلطی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان پر تشریف رکھتے ہیں حالانکہ وہ خود ہی انجیل میں فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ آسمان پر کوئی نہیں جاتا۔ مگر وہی جو آسمان سے آیا ہو۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ آپ آسمان سے نہیں آئے تھے۔ بلکہ مریم عذرا کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ اندریں صورت یہ خیال کرنا کہ آپ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں۔ خود آپ کے فیصلہ کا مضحکہ اڑاتا ہے۔ پس سچ یہی ہے کہ آپ بھی مثل دیگر انبیاء سابقین علیہم السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اور خوشخبری جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم نے آپ کی آخری آرامگاہ کا نشان پا لیا ہے۔ چنانچہ آپ کی قبر شہر سری نگر محلہ خانیار ریاست کشمیر میں موجود ہے۔ جو بطور یادگار آپ سے تعلق محبت و عقیدت رکھنے والوں کی زیارت گاہ بن رہی ہے میرے اس بیان کو وہ حیران سے ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ یہ تو بہت عجیب و غریب خبر ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے۔ کہ آپ کو یہ علم کیونکر ہوا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ اس کے دلائل اور عقائد احمدیت کی وضاحت کی گئی۔ جسے سن کر انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کسی دوسرے وقت زیادہ گفتگو کی خواہش ظاہر کی۔

اور ملاقاتیں

سینئر انسپکٹر پولیس جو فلسطینی مسیحی ہیں سے بھی ملاقات ہوئی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی ان کے علاوہ مسلم و مسیحی سپاہیوں کو بھی پیغام حق پہونچایا گیا۔ اور الوہیت مسیح صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ پر سیر کن بحث ہوئی۔ مسیحی معجزات پر خوب مبادلۂ خیالات ہوا۔ آخر انہوں نے کہا کہ میں کسی پادری کو تیار کروں گا جو آپ سے گفتگو کرے۔ میرا چونکہ مذہبی مطالعہ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے میں بحث نہیں کر سکتا۔

ایک روز ایک فوجی افسر جو انگریز عیسائی تھے۔ اور بیت المقدس میں متعین ہیں۔ کسی کام کے سلسلہ میں حیفہ جو آئے۔ تو کبابیر بھی تشریف لے آئے۔ ملاقات ہوئی۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اچھا اثر لے کر گئے۔

غرض کام ہو رہا ہے۔ اور ہر چہار طرف احمدیت یعنے حقیقی اسلام کا بیج بو رہے ہیں۔ رہا اس کا بارآور ہونا سو یہ اللہ تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ جسے جذب کرنے کے لئے اہل دل احمدی احباب اور بزرگان کرام کی نیم شبی آہوں کی ضرورت ہے:۔

303

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفر یافا

یافا ساحل سمندر پر واقعہ ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ بعض احمدی احباب کے ہمراہ وہاں کا سفر کیا۔ ہوٹلوں۔ قہوہ خانوں مختلف مجلسوں اور اجتماعات میں احمدیت کا ذکر کر کے لوگوں کو تبلیغ حق کی گئی۔ یہاں کی مشہور انجمن "شبان المسلمین" کے رئیس السید علی الدباغ سے ملاقات کر کے انہیں دعوت احمدیت دی اور تبلیغی لٹریچر بھی دیا۔ انہوں نے انجمن ہال میں آنے کی دعوت دی۔ ہمیں اور کیا چاہیئے تھا۔ طے پایا کہ اسی دن شام کے وقت ان کے پاس پہنچ جائیں۔ اور پھر ان کے ہمراہ "دار الجمعیۃ" چلیں۔ شام کو آئے تو دیکھا کہ آپ نے ایک شیخ کو بلا رکھا ہے جن کا تعارف بایں الفاظ کرایا گیا۔ کہ جناب حضرۃ الاستاذ جامع مسجد یافا کے امام وخطیب اور انجمن شبان المسلمین کے روح رواں ہیں۔ اور آپ دینیات کے ماہر عالم ہیں۔ آخر آپ سے گفتگو شروع ہوئی۔ پہلے تو آپ نے منطق فلسفہ لغت زبان دانی اور اپنی عربیت کا مظاہرہ کرنا چاہا۔ مگر چند ہی منٹ کے اندر ہتھیار ڈال کر نہایت توجہ کے ساتھ ہماری تبلیغ سننے لگے۔ بعض اوقات مزید تشریح بھی چاہتے۔ اس منظر سے ہم سب پر ایک دفعہ اور واضح ہو گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی خاص الخاص تائید احمدیت کے شامل حال ہے۔ اور یہ محض اس کا احسان ہے

نسخ قرآن پر گفتگو

مغرب کے بعد انجمن ہال میں گئے۔ وہاں تقریباً پچیس کے قریب حاضرین تھے سب واجبی احترام واکرام سے پیش آئے خورد ونوش کے بعد باقاعدہ سوال وجواب شروع ہوئے۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق بیان کرتے ہوئے میں نے یہ بھی بتایا کہ ہمارے نزدیک قرآن کریم کا ہر حرف قیامت تک واجب العمل ہے۔ بحالیکہ مشائخ زمانہ کے نزدیک سینکڑوں آیات منسوخ ہیں۔ اور اب مسلمانوں کیلئے ناقابل عمل۔ غالباً یہ لطیفہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ کہ انجمن مذکور کے روح رواں شیخ صاحب تمام مسائل متعلقہ وفات مسیح علیہ السلام امکان نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام بالکل خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ اور کسی ایک جگہ بھی تنقید کی جرأت نہ کی۔ مگر مسئلہ نسخ کے ذکر پر یوں تڑپ اٹھے۔ جیسے مچھلی پانی سے باہر پھینکدی جائے۔ میں نے کہا یہ کس قدر قابل افسوس امر ہے۔ کہ مسلمان جن کی کتاب آخری کتاب اور ہمیشہ کے لئے غیر متبدل اور ناقابل نسخ ہے۔ وہ تو اس کی سینکڑوں آیات منسوخ سمجھیں۔ مگر یہود اور نصاریٰ جن کی کتابیں فی الواقع منسوخ ہو چکی ہیں۔ وہ اب تک انہیں قابل عمل یقین کریں۔ حتیٰ کہ ان کا نسخ کبھی تصور میں بھی نہ لائیں! میں تمام اہل انصاف حضرات سے پوچھتا ہوں۔ کہ یہ اعتقاد کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات منسوخ ہو چکی ہیں۔ ہمارے لئے قابل فخر ہے۔ یا قابل گریہ وزاری ہے؟

اللہ تعالےٰ نے ایسا فضل کیا کہ تمام ممبران انجمن ہمارے ہم خیال ہو گئے۔ اور جناب شیخ اکیلے رہ گئے۔ تب انہوں نے آخری تیر چلایا۔ کہنے لگے۔ آپ تمام علماء کے متفقہ عقیدہ سے اختلاف کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہم اگر قرآن کریم سے محبت اور اس کے بیانات سے اتفاق کرتے ہوئے ساری دنیا کی عداوت بھی سہیڑ لیں۔ تو ہم سمجھیں گے۔ ہم کامیاب ہو گئے۔ ہمیں تو قرآن کریم کی تائید کی ضرورت ہے۔ سو وہ ہمیں حاصل ہے۔ اس پر کہنے لگے۔ قرآن کریم میں تو لکھا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا کیا یہ آیت اس بات کا کھلا ثبوت نہیں۔ کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ میں نے کہا اگر آپ نے اس آیت سے پہلی چند آیتوں پر کبھی غور کیا ہوتا تو اس لغزش کا شکار نہ ہوتے۔ اس سے پہلے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اہل کتاب جو کافر ہوئے۔ اور مشرکین یہ پسند نہیں کرتے کہ مسلمانوں پر کوئی فضل الٰہی نازل ہو۔ حالانکہ کسی کو اپنی رحمت سے خاص کر لینا یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ نہ کہ ان شوریدہ سروں کا بیشک اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ اور ہم اگر کوئی آیت تبدیل کر دیں یا اس کو بالکل مٹا دیں۔ تو ہمیشہ یا تو ویسی ہی اور آیات ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور یا اس سے کبھی بڑھکر۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اگر آپ کے لئے یہ ناممکن ہے کہ آیات قرآنیہ کے بطن پر غور کر سکیں۔ تو کم از کم اتنا تو سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے بغض وعناد کا ذکر فرمایا ہے اور یہ توجہ دلائی ہے۔ کہ الٰہی انعامات کے ٹھیکیدار تم نہیں ہو۔ اگر تمہاری کتابوں کو منسوخ کر دیا گیا تو کیا ویسی ہی بلکہ ان سے بہت بہتر کتاب یعنی قرآن کریم تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ پس ما ننسخ سے اگر کوئی نسخ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہ کہ پہلی کتابوں کو قرآن کریم نے منسوخ کر دیا۔

پھر کیا آپ کو معلوم نہیں۔ کہ جن لوگوں نے نسخ فی القرآن کا اقرار کیا ہے۔ وہ کسی خاص تعداد پر متفق نہیں ہیں۔ بلکہ شدید اختلاف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بعض کے نزدیک سات سو بعض کے نزدیک پانچسو بعض کے نزدیک پچیس بعض کے نزدیک پانچ آیات منسوخ ہیں۔ پھر اگر ہم نے کہدیا کہ سارا قرآن واجب العمل ہے اور کوئی آیت منسوخ نہیں تو کیا برا کیا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ ہر بعد میں آنیوالا پہلے کو غلطی خوردہ قرار دیتا رہا۔ اور ان آیات کے معنے بیان کر کے بتاتا رہا کہ یہ اب بھی واجب العمل ہیں میرے پیش رو نے نہیں سمجھا نہیں اس لئے منسوخ قرار دیدیا۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ جب وہ خود بعض آیات کے معانی نہیں سمجھ سکتا تو بجائے یہ کہنے کے کہ میں ان آیات کا مفہوم نہیں سمجھ سکا جھٹ لکھدیتا ہے کہ میرے نزدیک اتنی آیات منسوخ ہیں خلاصہ کلام یہ کہ جس نے جو آیت نہ سمجھی اس نے اسے منسوخ کہدیا۔ ورنہ درحقیقت قرآن کریم کا دامن اس عیب سے بالکل منزہ اور پاک ہے

حرمت شراب

اس تقریر پر کہنے لگے۔ آپ جانتے ہیں کہ شراب حرام ہے مگر قرآن کریم کی ایک آیت سے اسکا جواز نکلتا ہے اور وہ یہ ہے لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ اب اگر اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو شراب کی حلت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ میں نے کہا میں اس سوال کا جواب دینے سے پہلے صاف طور پر کہدینا چاہتا ہوں کہ میرے لئے کسی مشکل آیت سامنے آجانے پر یہ کہدینا ہزار درجہ آسان ہے کہ میں اس آیت کو نہیں سمجھا۔ بجائے اس کے کہ اسے منسوخ قرار دوں۔ اور اس لئے بطور فرض میں کہتا ہوں میں اس آیت کو حل نہیں کر سکتا۔ میرا علم کم ہے۔ مجھے اس کی تہ تک رسائی نہیں مگر یہ نہیں کہتا اور ہرگز نہ کہوں گا کہ یہ آیت منسوخ ہے کیونکہ اگر ہم بعض آیات کو ناسخ اور بعض کو از خود منسوخ قرار دے لیں۔ تو علاوہ اسکے کہ یہ سخت گستاخی ہو گی۔ قرآن کریم میں اختلاف اور تضاد بھی ماننا پڑیگا۔ جو اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ قرآن کریم خدا کا کلام نہیں کیونکہ اس نے خود کہا ہے لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اگر یہ قرآن خدا کا کلام نہ ہوتا تو اسمیں بہت اختلاف پایا جاتا۔ رہی وہ آیت جو آپ نے پیش کر کے فرمایا ہے کہ اس سے حلت خمر ثابت ہے سو اول تو یہ جواب ہے کہ اس میں تو صراحۃً نہی ہے۔ آپ جواز کے پہلو کیطرف مائل ہی کیوں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو صرف اتنا بیان کیا ہے کہ "سکر" کی حالت میں نماز مت پڑھو۔ اس سے آپ خواہ مخواہ یہ نتیجہ کیوں نکالتے ہیں۔ کہ جب نماز کا وقت نہ ہو تب شراب ضرور پی لینا چاہیئے؟ مثال کے طور پر اگر میں کہوں کہ جو صاحب سگرٹ پینا چاہیں وہ میرے کمرہ میں نہ آئیں۔ تو کیا آپ اس جملہ سے یہ استدلال کریں گے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ لوگ سگرٹ نوشی ضرور کریں مگر میرے کمرہ سے باہر؟ کیا آپ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ میں جو اپنے کمرہ میں کسی کی سگرٹ نوشی برداشت نہیں کر سکتا۔ دراصل اس بات کا خواہاں ہوں کہ مجھ سے ملنے والے میرے احباب اس سے باز رہیں میرے کمرہ میں بھی اور باہر بھی۔ آخر فحوائے کلام بھی تو کوئی چیز ہے پس بجائے اس کے کہ ہم اس آیت سے حلت خمر کا استدلال کریں ہم یہ کہیں گے کہ یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی رضا کے خواہاں ہیں اور اس کے قرب کی راہوں پر قدم مار رہے ہیں۔ ان کی شراب نوشی وہ پسند نہیں کرتا۔ پھر وقت مناسب پر اللہ تعالےٰ نے اسی ارادہ کو حکم قطعی کی صورت میں نافذ فرما کر ہمیشہ کیلئے شراب حرام کر دی۔ پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں "سکر" کے معنی کیا ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے، حتیٰ تعلموا ماتقولون یعنی سکر سے مراد وہ حالت ہے جبکہ انسان بول تو رہا ہو مگر یہ نہ جانتا ہو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

اور یہ حالت صرف شراب نوشی ہی میں منحصر نہیں بلکہ غلبۂ نیند کے وقت بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کو سخت نیند آرہی ہو۔ تو پہلے سو جائے۔ پھر جب ہوش ٹھکانے ہوں۔ نماز پڑھ لے۔ ورنہ اگر وہ نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ بجائے دعا کے اپنے لئے بد دعا کرتا رہے۔ غرض "سکر" کی کئی حالتیں ہیں۔ جن کا انسان پر وارد ہونا جائز ہے۔ پس ہم اس آیت سے حلت خمر کا جواز ثابت کرنے کی بجائے دیگر حالات "سکر" کو اس کا محل قرار دیں گے

مناظرہ سے انکار

چونکہ اختلافی مسائل کے متعلق مبسوط گفتگو ہو چکی تھی اور ممبران انجمن نے اچھی طرح معلوم کر لیا تھا۔ کہ ان کے شیخ صاحب جواب نہیں دے سکتے اس لئے رئیس جمعیت نے مجھے الگ لے جاکر کہا۔ کہ ہمیں سخت تعجب ہے۔ کہ ہمارے شیخ صاحب آپ کو کوئی جواب نہ دے سکے۔ اب ہم چاہتے ہیں۔ کہ کسی اور مناظر کو بلوائیں اور اگلے ہفتہ اسی ہال میں آپ سے مناظرہ ہو جائے تاکہ ہمیں فریقین کے دلائل سننے کا موقعہ مل سکے اور یہ فرمایئے کہ کیا آپ ہمارے ہر عالم سے مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔؟ چاہے ہم بڑے سے بڑا عالم لے آئیں۔ آپ کو کوئی عذر تو نہیں ہوگا۔ میں نے کہا ہم تو احقاق حق چاہتے ہیں۔ آپ جتنا بڑا عالم لائیں گے۔ اتنا ہی اس کا حال و قال آپ پر حجت ہوگا۔ اس لئے آپ جسے چاہیں لائیں۔ ہم ہر طرح تیار ہیں۔

اس کے بعد ہم حیفا چلے آئے۔ تیسرے یا چوتھے روز انجمن مذکور کے پریذیڈنٹ کی طرف سے خط ملا۔ کہ ہم نے ایک خاص جلسہ میں مناظرہ کی تجویز پر غور کیا اور علماء سے استصواب کیا۔ ہمارے مشائخ نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ وہ ایسا مناظرہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ نہ صرف یافا میں بلکہ فلسطین بھر میں نہ کسی شہر میں اور نہ کسی گاؤں میں۔ اس لئے میں وعدہ شکنی کے لئے آپ سے معذرت چاہتا ہوں۔

عیسائیوں سے مناظرات

عرصہ زیر رپورٹ میں عیسائیوں کے ساتھ "الوہیت مسیح" پر دو مناظرے ہوئے ایک کرمل میں اور دوسرا حیفا میں۔ ہر دو مناظروں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نمایاں کامیابی دی۔ پہلے مناظرہ میں مسیحی مناظر ہمارے دلائل سن کر بالکل حیران ہو گیا بار بار کہتا تھا۔ کیا علماء ازہر کے اقوال بھی آپ پر حجت نہیں ہیں۔ یہ فقرہ تو اس کا تکیہ کلام تھا۔ جس پر مسیحی حاضرین سخت نادم ہوتے۔ کیونکہ وہ اس بات کو خوب محسوس کرتے تھے۔ کہ جب دو گروہوں میں اختلاف ہو۔ تب کسی ایک فریق کا کلام دوسرے فریق پر حجت نہیں ہو سکتا چنانچہ میں نے اپنے مدمقابل سے یہ مطالبہ کیا بھی کہ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کیتھولک کے عقائد پروٹسٹنٹ پر اور پروٹسٹنٹ کے عقائد کیتھولک پر حجت ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کے اقوال وعقائد احمدیوں کے خلاف بطور حجت پیش کر کے مسیحی مناظر کیوں اپنی کم فہمی کا ثبوت دے رہا ہے۔ اثناء مناظرہ میں جب مسیحی مناظر لاجواب ہو گیا۔ تو میں نے کہا۔ تقاضائے دیانتداری کے ماتحت آپ کو اعتراف کر لینا چاہیئے کہ آپ "الوہیت مسیح" ثابت نہیں کر سکے اس پر انہوں نے کہا جس قسم کی باتیں میں نے آپ سے سنی ہیں؟ تو ایسی ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر میں کہتا۔ دنیا کا کوئی مسیحی بھی آپ کے سامنے "الوہیت مسیح" ثابت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرا مناظرہ بھی بہت ہی کامیاب رہا۔ اور جب مسیحی مناظر لاجواب ہو گیا۔ تو صاحب مکان عیسائی نے مناظرہ بند کرا دیا۔ پہلے تو اس نے ایسے آدمی بلائے جنہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس قسم کی بحثوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ مگر جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے اور بحث جاری رہی تو چند اشخاص کمرہ میں داخل ہوئے اور کہنے لگے۔ کہ اگر یہ مناظرہ جاری رہا تو ہم فساد کریں گے۔ پھر پولیس بھی بلا لائے آخر جب ہم نے دیکھا کہ عیسائی خود ہی ان حرکات کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اور اس طرح اپنی خفت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ تو ہم نے مناظرہ بند کر دیا ہر دو مناظروں میں احمدی، غیر احمدی اور عیسائی کافی تعداد میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے حق کو غلبہ بخشا۔ جس سے سامعین پر بہت خوشگوار اثر ہوا۔ الحمد للہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر

اس سفر میں ہمیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دیکھنے کا بھی موقعہ ملا۔ یہ مقام بیت المقدس سے تقریباً تیس میل دور جانب شرق الاردن بے آب وگیاہ پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ بحر مردار اس سے تقریباً آٹھ دس میل دور ہوگا دور دور تک آبادی کا کوئی نام ونشان نہیں دکھائی دیتا جس پر یہ قبر واقع ہے سرخی مائل رنگت کا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر مجھے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد آگئی جس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی قبر کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اگر میں کثیب احمر (سرخ ٹیلا) کے پاس ہوتا۔ تو موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی نشان دہی کر دیتا۔ قبر کے ساتھ ایک پختہ مسجد ہے۔ اور بہت بڑا احاطہ مضبوط پختہ چار دیواری کے اندر۔ متعدد کوئیں قبر کے قریب بنا دئے گئے ہیں۔ جن میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اور قبر پر میلہ کے دنوں میں ہزارہا کی تعداد میں جمع ہونے والے مسلمانوں وغیرہ کے استعمال میں آتا ہے اس میلہ کی بنیاد سلطان صلاح الدین ایوبی کے ہاتھوں ڈالی گئی تھی۔ جس سے مقصد یہ تھا۔ کہ جن دنوں عید فصح منانے کے لئے ہزارہا عیسائی مختلف اکناف عالم سے بیت المقدس میں جمع ہوں۔ انہی دنوں کسی نہ کسی تقریب کے بہانے مسلمانوں کو بھی بیت المقدس کے قرب وجوار میں بہت بڑی تعداد میں جمع کر لیا جائے۔ تا دور ونزدیک سے جمع ہونے والے عیسائی اپنی شوکت رفتہ کو یاد کر کے اپنے اس عظیم الشان اجتماع کے بھروسہ سلطنت اسلامیہ کے خلاف بغاوت کی جرأت نہ کر سکیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر جو میلہ لگتا ہے۔ اس کی عین وہی تاریخیں ہیں۔ جو عید فصح کے لئے مقرر ہیں۔ میلہ کی چہل پہل ایک ہفتہ تک رہتی ہے۔ کھانے پینے کا سامان زائرین اپنے ہمراہ لاتے ہیں۔ پانی کے لئے کوئیں موجود ہیں۔ ایندھن کے طور ان پہاڑیوں کا پتھر کام آتا ہے۔ جو پتھر کے کوئلہ کی طرح جلتا ہے۔ مگر بجھنے کے بعد پھر پتھر کا پتھر ہی رہتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جلتے وقت اس سے ایسی بدبو آتی ہے۔ جیسے ربڑ کے جلنے کی۔ مجلس اسلامی کی طرف سے ایک مجاور یہاں رہتا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ کہ یہ پتھر صرف قبر کی حدود کے اندر ہی جلتا ہے۔ باہر لے جاکر جلانے سے ہرگز نہیں جلتا۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ ہم کچھ پتھر اپنے ساتھ باہر اٹھا لائے۔ اور بغرض تجربہ جلا کر دیکھا خوب جلے۔

میں نے بیت المقدس میں عیسائیوں اور یہودیوں سے بھی اس بارہ میں گفتگو کی۔ وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ یہ قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ خیر کچھ ہو مگر ہم تو یہ خیال کر کے اپنا ایمان تازہ کر لیتے ہیں۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کی قبر کسی کو معلوم نہ تھی۔ مگر مثیل موسیٰ علیہ السلام یعنی حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا پتہ دے کر تعیّنہ چکا دیا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر غیر معلوم تھی۔ کوئی آسمان پر بتاتا تو کوئی بیت المقدس میں مگر مثیل مسیح علیہ السلام یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں قبر مسیحؑ کی نشان دہی فرما کر ایک عالم کو اس مخمصہ سے نجات دے دی۔

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آلہ لا سیما علی احمد المسیح الموعود وبارك وسلم انك حمید مجید۔

خاکسار

محمد سلیم مبلغ بلاد عربیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

304

چوہدری حسین علی صاحب کے خلاف ہرجانے کا دعوےٰ

مُدعا علیہ کا بیان

لاہور ۲۹ رمئی۔ رائے بہادر رام سرنداس ممبر کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے خان بہادر چوہدری حسین علی مجسٹریٹ درجہ اول اور شیخ صالح محمد سب انسپکٹر انچارج تھانہ نیو انار کلی پولیس مدعی کے وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کے سلسلہ میں گیارہ ہزار روپے کے ہرجانہ کا استغاثہ سماعت کے لئے پیش ہوا۔ رائے بہادر کی طرف سے لالہ شام لال ایم۔ ایل۔ اے ایڈووکیٹ اور مدعا علیہم کی جانب سے رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد پبلک پراسیکیوٹر پیروکار تھے

چوہدری حسین علی سابق مجسٹریٹ بٹالہ مدعا علیہ نمبر ا نے بیان دیا۔ کہ میں ۱۹۳۵ء میں بٹالہ میں انڈی پنڈنٹ مجسٹریٹ اور مجسٹریٹ درجہ اول مقرر ہوا۔ اس دن بٹالہ میں احمدیوں اور احراریوں کے جھگڑا سکھ ایجی ٹیشن اور کانگرس ایجی ٹیشن نے زور پکڑا ہوا تھا۔ مجھے ان پولیٹیکل معاملات پر کنٹرول رکھنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ شیخ صالح محمد مدعا علیہ ۲ سے میں اسی وقت واقف ہوا۔ میں نے سردار غلام حسین سے چارج لیا تھا۔ انہوں نے موٹر ایکٹ کے ۴۴ مقدمات سماعت کے لئے میرے سپرد کئے میں نے فائیلوں کا معائنہ کئے بغیر تمام مقدمات میں وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ مجھے بعد میں پتہ لگا۔ کہ ان میں سے ایک چالان رائے بہادر کے خلاف بھی تھا۔

مزید کہا کہ ۱۶ رجون کو مسٹر رتن لعل چاولہ ایڈووکیٹ نے میری عدالت کے دوران میں ایک درخواست گذاری۔ کہ رائے بہادر کو چالان سے مستثنےٰ قرار دیدیا جائے۔ جس پر میں نے فائل کا معائنہ کیا۔ تو پتہ چلا کہ سردار گنڈا سنگھ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر کی غلطی سے رائے بہادر کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوگئے ہیں۔ میں نے درخواست پر حکم لکھ دیا۔ کہ رائے بہادر کی جگہ اُن کا ڈرائیور پیش ہو سکتا ہے۔ میں نے اُسی دن فیصلہ کر دیا۔ کہ رائے بہادر کسی صورت میں بھی ملزم نہیں رہے۔ ۲۶ رجون کو پیشی کے روز نتھو رام ڈرائیور پیش ہوا۔ میں نے اس کا بیان لے کر اُسے بری کر دیا۔ فیصلہ کے بعد مسٹر چاولہ نے فیصلہ کی نقل کے لئے درخواست دی۔ اگر مجھے وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کے روز معلوم ہو جاتا۔ کہ رائے بہادر کا بھی چالان کیا گیا ہے۔ تو میں کبھی بھی ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری نہ کرتا۔

مدعا علیہ نے کہا۔ کہ میاں احمد یار خاں دولتانہ اور سر شہاب الدین میرے رشتہ دار ہیں۔ میں نے ان کو گفتگو کے دوران میں کہا تھا۔ کہ رائے بہادر کے خلاف دانستہ وارنٹ گرفتاری جاری نہیں کئے گئے۔ اور انہوں نے مجھے رائے بہادر سے معافی مانگنے کے لئے نہیں کہا۔

مدعا علیہ نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ اچھرو رام کا یہ بیان کہ فائلیں پڑھی نہیں گئیں۔ غلط ہے۔ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے ایسا بیان دیا ہے۔ سردار گنڈا سنگھ پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹر کے خلاف میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ایک رپورٹ دی تھی۔ اور اُسے رپورٹ کے بعد جلد ہی گورداسپور میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ مزید جرح کیلئے سماعت مقدمہ ملتوی ہوئی۔

ہندو مسلم مسئلے کا حل کیونکر ہو سکتا ہے

مولوی سر محمد یعقوب صاحب ایم ایل اے نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں فرمایا ہے۔ ہندو مسلم مسئلہ اس طرح حل نہیں ہو سکتا۔ کہ بند کمروں کے اندر کانگرسی مسلمانوں کے اجلاس ہوں۔ اور تجویزوں کو اس عنوان کے ساتھ شائع کر دیا جائے کہ باتفاق رائے منظور شدہ تجویزیں ہیں۔ کانگرسی مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ جو کانگرس کے ایماء اور اشارہ سے ہر وقت اور ہر جگہ جمع ہو سکتی ہے اور اس سے ایسی تجویزیں منظور کرائی جا سکتی ہیں۔ جو کانگرس کو مطمئن کرنے والی ہوں شطرنج کے انہیں ۳۲ مہروں کو ہر طرف اور ہر بساط پر حرکت دی جا سکتی ہے۔ لیکن جمہور اسلام کی اکثریت پر ان کے فیصلے کوئی وزن نہیں رکھتے۔ نہ ان کی پالیسی کو مسلمانان ہند کی پالیسی سمجھا جاتا ہے۔

ہندو مسلم مسئلہ کی کنجی خود کانگرس کے ہاتھوں میں ہے۔ بشرطیکہ وہ مسلمانوں کو کانگرس کی صفوں میں داخل کرنا چاہتے ہوں۔ اہل کانگرس اپنی اکثریت والے چھ صوبوں میں عہدے قبول کریں اور مسلمانوں پر اس طرح حکومت کریں۔ کہ مسلمانوں کے خطرات دور ہو جائیں۔ اور ان کے شبہات رفع ہو جائیں۔ اس کے بعد مسلمان خود کانگرس کی صفوں میں شامل ہو جائیں گے۔ ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ فیاضی اور رواداری کی زبردست اسپرٹ کا اظہار کر چکے ہیں۔ یعنی پنجاب بنگال اور سندھ میں مسلمانوں نے وزارتوں میں اس تعداد سے زیادہ ہندوؤں کو لیا ہے جتنے ہندو ازروئے تعداد دئے جا سکتے تھے اور ان کے سپرد اہم محکموں کے قلمدان کئے گئے ہیں۔ کانگرس بھی اسی اسپرٹ کا اظہار کرے۔ لیکن کانگرس کی فرقہ پرستی اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر سید محمود کی پوزیشن اور مرتبہ کے ایک کانگرسی مسلمان کو بھی جن کی قربانیاں اور کانگریس کے مقصد کے ساتھ جس کی شیفتگی کسی سے دوسرے درجہ پر نہیں ہے۔ صوبہ بہار کی کانگریسی وزارت مرتب کرتے وقت وزارت عظمیٰ کیلئے پسند نہیں کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ وہ کیا ضمانت ہے۔ جو کانگرس گورنروں سے حاصل کرنا چاہتی ہے؟ کیا گورنروں بلکہ گورنروں سے بھی زیادہ سند اختیارات رکھنے والے اشخاص وعدہ نہیں کر چکے ہیں۔ کہ کانگرسی وزیروں کے روزمرہ کے انتظام میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔

گورنروں کے غیر معمولی اختیارات زیادہ تر اقلیتوں کی حفاظت سے متعلق ہیں۔ لہذا کانگرس نے جو وعدہ طلب کیا ہے اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ جس وقت کانگرسی وزرا مسلمانوں کے مذہب کلچر اور سیاسی حقوق کی پامالی شروع کریں۔ اسوقت گورنروں کو کوئی دخل نہیں دینا چاہیئے تاکہ "ہندوستان ہندو کا ہے" کا خواب پورا ہو۔

میں پوچھتا ہوں۔ کہ کوئی مسلمان اگر وہ مسلمان ہے کانگرس کے اس مطالبہ کا مؤید ہو سکتا ہے۔ آپ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں کو یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کر سکتے کہ اہم تر سیاسی مسائل کے پیش نظر ہندو مسلم مسئلہ بے وقعت رہ جاتا ہے۔ ہم دنیا کی ہر قوم سے زیادہ آزادی کی قدر و قیمت سمجھتے ہیں اور آپ مسلمانوں کو جنت الحمقاء کی سیر کرا کر ان کو دھوکہ اور مغالطہ نہیں دے سکتے۔

میں کہتا ہوں کہ ذہنی منصبی سے بھاگو نہیں مسئلہ کا مقابلہ جرأت کے ساتھ کرو ہندوستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین جائے قیام وطعام صرف نشاط ہوٹل و ریسٹورنٹ انار کلی لاہور ہے جس میں تجربہ کار منیجر کے زیر انتظام باسلیقہ اور مہذب خدمتگار ہر وقت حاضری میں موجود ہیں ؎

صنعت و حرفت کی تعلیم کیلئے سرکاری وظائف

ذیل میں ایک سرکاری اعلان درج کرتے ہوئے ہم یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر ان وظائف کے متعلق شرائط کا اعلان بھی اخبارات میں شائع کرا دیا جاتا۔ اب جب کہ کسی کو یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ فلاں وظیفہ کیا قابلیت رکھنے والے اور کیا شرائط پورے کرنے والے کو مل سکتا ہے۔ تو ڈائرکٹر صنعت وحرفت سے مفصل شرائط کے لئے درخواست کس طرح کی جاسکے گی۔ اب بھی محکمہ اطلاعات کو چاہیئے۔ کہ ہر وظیفہ کے متعلق کم از کم یہ شائع کر دے۔ کہ کسی وظیفہ کے لئے کس قابلیت کے نوجوانوں کی درخواستوں پر غور کیا جاسکے گا۔

محکمہ صنعت و حرفت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل وظائف مالی سال رواں میں صنعتی اور ٹیکنیکل تعلیم کی ترقی کے لئے دیئے جائیں گے۔ یہ وظائف حضور شہنشاہ معظم جارج پنجم آنجہانی کی سلور جوبلی کی یادگار میں عطا کئے گئے ہیں۔ صرف برطانوی پنجاب کے رہنے والوں کو مل سکیں گے۔ ان وظائف کے متعلق مفصل شرائط صاحب ڈائرکٹر صنعت وحرفت پنجاب سے بذریعہ درخواست معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۱) ۱۵۰ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ جاپان میں صنعتی اور ٹیکنیکل تربیت کے لئے اس کی میعاد ۲ سال ہوگی۔

(۲) ۱۵۰ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ پارچہ بافی کے نمونوں کے متعلق غیر ممالک میں تربیت حاصل کرنے کی غرض سے اس کی میعاد ایک سال ہوگی۔

(۳) پچاس پچاس روپے ماہوار کے چار وظائف ہندوستان میں صنعتی اور ٹیکنیکل تعلیم کے لئے جن میں سے دو وظائف صوبہ کے اندر اور دو وظائف صوبہ کے باہر تعلیم مذکورہ حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔ ان کی میعاد دو سال ہوگی۔

(۴) چالیس چالیس روپیہ ماہوار کے دو وظائف اس خام مسالہ کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو پنجاب کی صنعتوں میں کام آتا ہے۔ اس کی میعاد ایک سال ہوگی۔

(۵) بیس بیس روپے ماہوار کے ۴ وظائف۔ جو ہندوستان کی ملوں یا فیکٹریوں میں بہ حیثیت شاگرد تربیت حاصل کرنے والوں کو دیئے جائینگے ان کی میعاد ایک سال ہوگی۔

(۶) دس روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ پس ماندہ اقوام کے کسی خواندہ فرد کو دیا جائے گا۔ جو محکمہ صنعت وحرفت پنجاب کے اداروں میں سے کسی ایک میں فن پارچہ بافی کے متعلق تربیت حاصل کرے اس کی میعاد ایک سال ہوگی۔

(۷) آٹھ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ جو گورنمنٹ لیدر ورک سکول قصور کے آخری سال کی جماعت کے ایک غریب اور مستحق لڑکے کو دیا جائے گا۔ جو چمڑے کے کام کے متعلق تربیت حاصل کرے اس کی میعاد ایک سال ہوگی

(۸) بارہ بارہ روپیہ ماہوار کے چھ وظائف جو محکمہ صنعت وحرفت پنجاب کے زیر اہتمام صنعتی مدارس میں دیئے جائیں گے۔ ان کی میعاد دو سال ہوگی۔

(۹) پندرہ روپیہ ماہوار کا ایک وظیفہ چھاپ لگانے کے متعلق تربیت حاصل کرنے کے لئے دیا جائے گا۔ اس کی میعاد ایک سال ہوگی۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

وصیت نمبر ۴۶۲۹

منکہ شیر محمد خان ولد سرگند خان قوم تاجوخیل افغان پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن اشبانہ ڈاکخانہ کنڈہ تحصیل صوابی ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک مکان قیمتی پانچ سو روپیہ ہے۔ اور سولہ ایکڑ زمین جو اقساط پر خریدی گئی ہے۔ اور بیس سال کے بعد اقساط کے پورا ہونے پر مجھے مالکانہ حقوق ملیں گے۔ میں اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ متصور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بمد وصیت ادا کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل کروں تو یہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ شیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم احمدی سکرٹری مال انجمن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحکم پریذیڈنٹ صاحب ٹاؤن کمیٹی قادیان

سپیشل آرڈر زیر دفعہ (۱۷۲) ۵ ۱۹۲ء پنجاب ٹاؤن ایکٹ منجانب

بنام

پنڈت جگن ناتھ صاحب معرفت مہاراج سرن صاحب ریٹائرڈ آفس قانونگو گورداسپور

آپ کا مکان نمبری ۱۵۰ جو کہ وارڈ ۳ قصبہ قادیان میں واقعہ ہے نہایت خطرناک حالت میں ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ کسی وقت اچانک گر کر باعث نقصان جان و مال ہو۔ لہذا آپ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر آپ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا میں آکر جواب نہ دیا۔ تو آپ کا مکان گرا دیا جائے گا۔ اور ہر قسم کا خرچ جو اس پر اٹھیگا آپ سے وصول کر لیا جائے گا۔

دستخط:۔ پریذیڈنٹ ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء

میری پیاری بہنو!

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہے۔ درد سے آتے ہیں یا رک رک کر آتے ہیں یا بند ہو گئے ہیں۔ یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر درد۔ سر درد اور قبض رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے کام کاج سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس پھول جاتا ہے تو آپ فضول دوائوں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا کو استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپے محصول ۸/ حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں۔ ملنے کا پتہ:۔

اہلیہ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

پشاور ۲۸ مئی۔ آج مسجد احمدیہ پشاور میں بعد از نماز جمعہ محترمہ رضیہ بیگم بنت جناب مرزا نذیر احمد صاحب احمدی کا نکاح مرزا عبد المجید صاحب احمدی انسپکٹر پولیس (سیکرٹری مال انجمن احمدیہ پشاور) کے ہمراہ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ فریضہ مہر عالی جناب قاضی محمد یوسف صاحب احمدی امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے باعث برکات و حسنات بنائے
خلیل الرحمٰن خان احمدی مولوی فاضل سکرٹری تبلیغ

تریاق جیان

دھات۔ رقت۔ قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہوتا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش و بشاش بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے اور اس پر خوبی یہ ہے کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپیہ (عہ)
نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

دوائی اٹھرا
حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں سر پہلے دست قے ہچکی درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز
دواخانہ معین الصحت قادیان۔ پنجاب

باسمہ سبحانہ

قوت کی دوائیں گرمی کے موسم کے لئے بھی ہیں

یہ خیال کہ مقوی غذائیں اور مقوی دوائیں جو فائدہ سردی کے موسم میں کرتی ہیں وہ دوسرے موسم میں نہیں کرتیں ایک حد تک صحیح ہے مگر بیشتر صحیح نہیں۔ کیونکہ گرمی کے موسم کیلئے بھی ایسی دوائیں ہیں۔ جنہیں جسمانی قوتوں کی پرورش کیلئے اور جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے گرمی اور برسات کے موسم میں اسی قدر کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے جس قدر کہ موسم سرما میں ہماری مفرح یاقوتی۔ مار اللحم خاص۔ فرسیمہ سا جب رح الذہب نیند تھنی وغیرہ کو پہاڑی علاقوں اور سرد ملکوں میں مفرح یاقوتی کے استعمال کیلئے موسم کی کوئی قید نہیں۔ ہاں گرم موسم آب و ہوا گرم مزاج اشخاص کیلئے یہ صرف سردیوں میں استعمال ہو سکتی ہے گرمی کے موسم میں قوت اور صحت کیلئے ہماری عنبرین اور خمیرہ مرمری ایک خاص اور ممتاز تحفہ ہے۔

عنبرین

شادی اور شادمانی کے لئے زندگی بخش جام ایک نئی اور عجیب سائنٹیفک ایجاد

عنبرین کے اجزا بہت قیمتی ہیں یہ طبو رکے دماغ ان کے نخاع اثنین اور بیش قیمت ادویہ عنبر کتیا ٹیم گلیسرو فاسفیٹ اور وٹیمن (جوہر حیاتین) کی سائنٹیفک روح ہے اعصاب و عضلات اور ارواح کی قوت حفاظت اور قیام شباب اس کا اصلی کام ہے آپ عنبرین کے استعمال سے گرم ملک میں رہ کر بھی دماغ کو قوی جوانی کو قائم اور صحت کو بحال رکھ سکتے ہیں یہ قلیل مقدار میں ایک چمچہ چائے کے برابر شربت کے طور پر دودھ میں ملا کر پی جاتی ہے۔ گرمی کے موسم میں جو لوگ قوت انسانی کی ایسی دوا ڈھونڈتے ہیں جو قلب میں فرحت اور دماغ میں ٹھنڈک پہنچائے اور مقوی بھی ہو یہ دوا ان کا مقصد خاطر خواہ طور پر پورا کرتی ہے اور خاص طور پر انہیں کے لئے ہے۔ اس حیرت انگیز مقوی دوا میں صحت اور طاقت کا راز پنہاں ہے۔ جلدی ہی آپ میں زندہ دلی اور قوت انسانی پیدا ہو جائے گی عنبرین کے چند دن کے استعمال کے بعد ہی آپ خود کو نوجوان اور خوش و خرم محسوس کرنے لگیں گے صنفی کمزوری۔ انفلوئنزا۔ ضعف دل عصبی کمزوری تکان دماغی ضعف سر کا بھاری رہنا نیند نہ آنا۔ لاغری گردہ ضعف مثانہ وغیرہ کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے نفیس۔ لذیذ۔ خوش ذائقہ اور قوت بخش ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس دوا کو نہایت عزیز رکھتے ہیں اس لئے کہ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تر و تازہ کرتی اور دماغ کو ضعیف اور کمزور نہیں ہونے دیتی۔ دماغ کے علاوہ دل کو بھی بہت قوت دیتی ہے قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کفایت کرتی ہے۔ چار روپے آٹھ آنے علاوہ محصولڈاک۔

خمیرہ مرمری

اس مرمری عنبری جواہری خمیرے میں دل دماغ جگر اور تمام اعضائے رئیسہ کی قوت کے لئے فرحت دینے والے میووں اور پھلوں کا عرق نکال کر اور اس کے ساتھ نفیس اور مناسب دواؤں کا جوہر کھینچ کر تمام قیمتی جواہرات موتی عنبر یاقوت زمرد نیلم پکھراج فیروزہ مرجان لعل یشب کافوری ورق نقرہ زہر مہرہ خطائی ورق طلاء وغیرہ کی آمیزش کی گئی ہے۔ اور اس کا قوام مصری کی بجائے انگوروں کی کھانڈ سے بنایا گیا ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک گرمی کے اثر کو دور کر کے قلب اور دماغ میں ٹھنڈک فرحت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ دماغ تر و تازہ رہتا۔ قوت بڑھتی طبیعت شادماں دماغ قوی اور تمام اعضائے رئیسہ توانا رہتے ہیں۔ دل کی دھڑکن کمزوری بے چینی گھبراہٹ قلق و اضطراب کم طاقتی کے لئے یہ دوا تاثیر کا طلسم ہے۔ چنانچہ دل کا اچھلنا نبض کا زور سے چلنا سینے کا جلنا اس سے موقوف ہو جاتا ہے۔ دل کے علاوہ امراض دماغی پر اس کا نہایت شاندار اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ سر کا چکرانا دماغ بھاری رہنا دماغی وحشت اور دیگر دماغی عوارض اس کے چند روزہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی معدہ دیگر اعضائے اندرونی کو بھی اس سے خاص تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ کثرت خون حیض نے کثرت عطش

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۹ مئی۔ انگلستان کے نئے وزیر اعظم مسٹر نیول چیمبرلین نے نئی کابینہ چند گھنٹوں کے اندر مرتب کرلی ہے یہ کابینہ ۲۱ وزراء پر مشتمل ہے۔ یعنی مسٹر بالڈون کی کابینہ کے مقابلہ میں اس کی تعداد بقدر ایک کم ہے۔ مسٹر چیمبرلین کی جگہ سر جان سائمن کو چانسلر آف ایکسچیکر بنایا گیا اور ہوم سکرٹری سر سیموئیل ہور کو بنایا گیا۔ لارڈ چانسلر لارڈ ہیلشام وزیر خارجہ مسٹر ایڈن وزیر مستعمرات مسٹر میلکم میکڈانلڈ۔ وزیر ہند و برما لارڈ زٹلینڈ۔ سکرٹری نوآبادیات مسٹر آرمسبی گور۔ وزیر دفاع سر ٹامس انسکیپ۔ وزیر فضائی لارڈ سوئنٹن۔ وزیر سکاٹلینڈ مسٹر والٹر ایلیاٹ۔ وزیر زراعت مسٹر ملارلین۔ وزیر صحت سر کنگسلے وڈ وزیر عمال مسٹر ارنسٹ براؤن جب سابق اپنے عہدوں پر مامور رہے ہیں۔

ویلنشیا ۲۹ مئی۔ کل بندرگاہ ویلنشیا میں باغیوں نے ایک جہاز پر بمباری کرکے اسے ڈبو دیا۔ جہاز کے مسافرین میں سات اشخاص ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔ برطانوی سفیر کا بیان ہے کہ یہ برطانی جہاز نہ تھا۔ کل ویلنشیا پر جو فضائی حملہ کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں ہلاک شدگان کی تعداد کا معین طور پر اندازہ نہیں کیا گیا۔ تاہم اس وقت تک ۳۷ نعشیں بغرض تدفین لے جائی گئی ہیں۔ جن عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے ان میں برطانوی سفیر کی رہائش گاہ اور امریکن قونصل خانہ بھی شامل ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ پرسوں دارالعوام میں مسٹر بالڈون نے آخری تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ۱۹۱۱ء میں برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان کی تنخواہ ۴۰۰ پونڈ فی ممبر مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۲۰۰ پونڈ سالانہ کا اضافہ کر دیا جائے۔

شملہ ۲۹ مئی۔ کل برطانوی فوج کی پیش قدمی میں معمولی مزاحمت کی گئی سیکنڈ انفنٹری بریگیڈ نے جو بچی کشتی کیمپ سے جنوب کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ روانگی کے وقت ارسل کوٹ سے شمال مشرق کی طرف تین میل کے فاصلہ پر کیمپ لگا کر پہاڑیوں میں رات بسر کی اس بریگیڈ کی تمام دن کوئی مزاحمت نہیں کی گئی۔ ۲۷ اور ۲۸ کی درمیانی شب کو ارزانی کیمپ پر فائر ہوتے رہے اور ادک کے پل کو بارود سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ مگر بارود میں آگ نہ لگنے کی وجہ سے پل کو معمولی نقصان پہنچا

شملہ ۲۹ مئی معلوم ہوا ہے کہ اس وقت وزیرستان میں جو برطانوی فوج جنگ میں مصروف ہے۔ اس کی تعداد ۳۵ ہزار کے قریب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فقیر ایپی نے جنوبی وزیرستان میں محسودوں کے علاقہ میں پناہ لے لی ہے۔

بنوں ۲۹ مئی۔ آج ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے نظام وہرپاخیل کے ایک بازار پر جو بنوں سے تین میل کے فاصلے پر ہے حملہ کر دیا اور ۱۲ دکانوں کو لوٹ لیا۔ ایک دکان کو نذر آتش کر دیا گیا راجہ بہادر مہر چند کھنہ وزیر مالیات آج یہاں پہنچے۔ ہندوؤں اور سکھوں کے وفود نے ان سے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ نئی وزارت میں لارڈ سٹینلے مسٹر آر۔ اے۔ بٹلر کی جگہ نائب وزیر ہند مقرر ہوئے ہیں۔ اور مسٹر بٹلر وزیر عمال کے پارلیمنٹری سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔

امرت سر ۲۹ مئی گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے ½۴ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۲ آنے ہے۔

شملہ ۲۹ مئی۔ ایک سرکاری کمیونک سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رائل ایئر فورس کے ۴ بمباطیارے ۲۵ مئی کو عراق سے ہندوستان روانہ ہوئے ان میں سے تین ۲۷ مئی کو اور چوتھا ۲۸ مئی کی صبح کو کراچی پہنچ گیا۔ ان طیاروں کو وزیرستان کی جنگ کے سلسلہ میں منگوایا گیا ہے۔

ایبٹ آباد ۲۹ مئی قانون تحفظ امن عامہ کی بعض دفعات ۲۲ ستمبر تک ڈیرہ اسمٰعیل خان میں نافذ کر دی گئی ہیں۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مقامی حکومت کے اختیارات دیدئے گئے ہیں

برلن ۲۹ مئی۔ گذشتہ شب ڈاکٹر گوئبلز نے تقریر کرتے ہوئے جرمنی میں رومن کیتھولکس کی اخلاقی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے انہیں متنبہ کیا۔ کہ اگر وہ اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔ تو ان کے خلاف شدید کارروائی کی جائے گی۔

جافا (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ بعض برطانوی سپاہیوں نے جافہ کے نزدیک یہودیوں کی ایک آبادی کی تلاشی لی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مکان سے بہت سا اسلحہ برآمد کیا۔ اس مکان میں دو یہودی کنسٹیبل رہا کرتے تھے مکان سے ۱۷ ریوالور ۷ بم اور دیگر اسلحہ برآمد ہوئے۔ یہودی کنسٹیبلوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

امرت سر ۲۹ مئی خالصہ کالج امرت سر کے طلبا کی ہڑتال کے سلسلہ میں ناگپور مدراس۔ علی گڑھ اور دہلی کی سٹوڈنٹ فیڈریشنوں کی طرف سے ہمدردی کے تار موصول ہوئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۹ مئی۔ اخبار "پائنیر" کا نامہ نگار متعینہ رانی کھیت اطلاع دیتا ہے۔ کہ شدید ژالہ باری کے نتیجہ میں الموڑہ سے ۱۷ میل پر ایک میلہ میں ۲ اشخاص ہلاک اور متعدد مجروح ہوگئے ژالہ باری سے بچنے کے لئے لوگ ایک سرائے کے اندر چلے گئے جس پر بلوط کا ایک بہت بڑا درخت گرا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰ اشخاص ہلاک ہوگئے

لاہور ۲۹ مئی۔ ایڈمنسٹریٹر کے مجوزہ ہاؤس ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر عامۃ الناس اور مختلف محلہ والوں کے دستخطوں سے میموریل بھجوائے جا رہے ہیں

لنڈن ۲۹ مئی۔ ملک معظم نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر اپنے لئے "ہز رائل ہائی نس" کا خطاب استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ خطاب ان کی بیوی یا بچوں کے لئے استعمال نہ ہو سکے گا۔

لنڈن ۲۹ مئی۔ کل ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے اعلان کیا گیا۔ کہ مسٹر بالڈون وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور مسٹر نیول چیمبرلین نے ان کا جانشین بننے کے لئے ملک معظم کی دعوت قبول کر لی ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) امیر سعود ولی عہد حجاز عراق کی سیاحت سے واپس حجاز آ گئے ہیں۔ اس سیاحت کے خوشگوار اثرات حجاز کے سواحل سے شرق الاردن فلسطین شام اور عراق کی حدود اور خلیج فارس تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔

جنیوا ۲۹ مئی۔ مجلس اقوام کی اسمبلی کی صدارت کے لئے دو نام پیش کئے گئے تھے۔ ایک حکومت یونان کے نمائندہ موسیو پولیٹس کا نام تھا۔ اور دوسرا ترکی کے وزیر خارجہ ڈاکٹر توفیق رشدی الراس کا تھا۔ معلوم ہوا ہے یونان کے نمائندہ نے اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر توفیق رشدی کامیاب ہو گئے۔

جنیوا ۲۸ مئی۔ کل جمعیۃ اقوام کے اجلاس میں اتفاق رائے سے مصر کو لیگ کا ممبر بنا لیا گیا۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس اقوام میں مصر کا داخلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مصر اب کامل طور پر آزاد ہے ہز ہائی نس سر آغا خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے لئے مجلس اقوام میں مصر کا داخلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ مصر مشرق اور مغرب کا مقام اتصال ہے

شملہ ۲۹ مئی۔ وزیرستان کی شورش کے متعلق ایک سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں تفصیل کے ساتھ سرکاری فوج کی پیشقدمی کا ذکر کیا گیا ہے نیز بیان کیا گیا ہے کہ سرحدی قبائل نے بجون ماہ کی